رسائل و مسائل

اسلامی عقائد اور موجودہ مُسلمان فرقے

مجدّد و مہدی کے خطابات کا استعمال

سوال:- میں نے آپ کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور آپ کا عقیدہ پڑھ کر ایمان اور بڑھا۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اس عقیدے کا اعلان کرے وہ مسلمان ہے، خواہ کسی اسلامی فرقے سے تعلق رکھتا ہو۔ میں آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا میری یہ رائے صحیح ہے؟ میں نے ترجمان القرآن میں شیعہ گروہ کے بارے میں آپ کا جواب پڑھا ہے کہ ہم نے اپنا عقیدہ بتا دیا ہے اور جو کوئی اس عقیدے پر ایمان رکھتا ہو وہ مسلمان ہے۔ بالفاظ دیگر ایک شخص شیعہ ہو یا سُنّی، اس عقیدہ کو قبول کرنے کی صورت میں اسے مسلمان شمار ہونا چاہیے۔ میرا خیال یہ ہے کہ موجودہ اسلامی فرقوں میں سے کوئی بھی ایسا فرقہ نہیں جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ دوسرے لفظوں میں سب کلمہ گو آپ کے نزدیک اسلامی معاشرے میں داخل ہیں۔

اس کے بعد میں مزید یہ عرض کرتا ہوں کہ جماعت اسلامی کا ممبر صرف مسلمان بن سکتا ہے جو اس کے عقیدہ پر ایمان رکھتا ہو۔ غیر مسلم اس میں نہیں آسکتا۔ تو اس کا مطلب یہ ہُوا کہ غیر مسلم مثلاً عیسائی، ہندو وغیرہ کو پہلے مسلمان بننا ہے اور اسلامی معاشرہ کے محل میں جس کا دروازہ صرف ایک کلمہ ہی کا دروازہ ہے۔ پہلے کلمہ پڑھ کر ہی اندر آنا ہے۔ اس کے بعد باقی ارکان پر عمل کرنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

ان باتوں سے میری یہ غرض ہے کہ آپ اپنی تحریروں میں جہاں "مسلمانوں کے مسلمہ فرقے" کے الفاظ لکھتے ہیں[1] وہاں "تمام موجودہ اسلامی فرقے" کے الفاظ لکھا کریں۔ کیونکہ مسلمہ

[1] یہ اصطلاح علماء کے ایک مشترک بیان میں استعمال ہوئی ہے نہ کہ ہماری تحریروں میں۔

فرقوں" کے الفاظ سے یہ پہلو نکلتا ہے کہ آپ کے نزدیک بعض فرقے مسلّم نہیں ہیں۔ مثلاً شیعہ اور قادیانی وغیرہ۔ حالانکہ وہ آپ کے محولہ بالا عقیدہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

مجدّد کے لیے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔ لوگ اس کے کام سے اس کو پہچانیں گے۔ اور مہدی بھی ایک مجدّدِ کامل ہوگا جو تمام علوم ظاہری و باطنی سے آگاہ ہوگا۔ اب صدی کا سرا آچکا ہے، اور اس وقت اُن تمام علامات کو دیکھا جائے تو وہ آپ میں پائی جاتی ہیں۔ میں نے پچھلے مجدّدوں کے کارنامے دیکھے ہیں۔ بعضوں نے دعویٰ کیا اور بعضوں نے نہ کیا، مگر وہ مجدّد تھے اور لوگوں نے ان کو مجدد کہا اور انہوں نے انکار نہیں کیا۔ اب مجھے بتائیں کہ میں ان تمام علامات کو دیکھ کر آپ کو مجددِ وقت اور مہدیٔ زماں نہ کہوں تو گنہگار ہوں گا۔ جب میں نے پہچان لیا اور خدا نے مجھے روشنی دی تو میں کیوں انکار کروں اور کیوں نہ اپنے خیالات کو پھیلاؤں کہ مجدّدِ وقت پیدا ہو چکا ہے۔ آخر امامِ وقت کو نہ پہچاننا جہالت کی موت ہے۔ میں آپ سے اجازت مانگتا ہوں کہ مجھے اپنے خیالات کو پھیلانے کی اجازت دیں۔ جو کوئی آپ کو پہچان کر مانے گا وہ دنیا کے کسی فتنہ سے مرعوب نہیں ہوگا کیونکہ اب وقت آگیا ہے کہ علماءِ سُوء اٹھیں اور مجددِ وقت کے خلاف فتوے شائع کریں جو ایمان کے کمزور ہوں گے وہ بھاگ جائیں گے اور ہماری جماعت خالص اسلامی جماعت[1] ہوگی۔

اسلامی پنچایت کے متعلق میری یہ تجویز ہے کہ قوم کی تنظیم اس طرح کی جائے کہ گاؤں کے ایک محلہ سے اس کا آغاز ہو۔ دس آدمی مل کر اپنا امیر چنیں جس کی ایمانداری، اصابتِ رائے اور تقویٰ پر سب سے زیادہ آدمیوں کا یقین ہو، جو ان سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ہو۔ پھر یہ دس امیر مل کر اسی اصول پر اپنا ایک صدر چنیں، علیٰ ہذا القیاس یہ سلسلہ اوپر تک ارتقاء کرتا جائے۔

جواب: ہم نے جماعت اسلامی کے دستور میں اسلامی عقائد کا جو خلاصہ دیا ہے ہمارے نزدیک اس کا ماننے والا ہر شخص مسلمان ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اسے کون مانتا ہے اور کون

[1] واضح رہے کہ جناب سائل خود جماعت اسلامی کے رکن نہیں ہیں۔ (نائب مدیر)

نہیں مانتا۔ اس کا فیصلہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اسے مختلف گروہوں کے سامنے پیش کیجیے اور پوچھ لیجیے کہ آپ اسے ملتے ہیں یا نہیں۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو لوگ اس کے کسی جُز کو نہ مانتے ہوں ہم ان کی تکفیر کرتے ہیں تکفیر کرنے کے بجائے ہم انہیں ایسی گمراہی میں مبتلا سمجھتے ہیں جو ان کو کفر و اسلام کی درمیانی سرحد پر سے جا کر کھڑا کر دیتی ہے۔ ان میں سے بعض کا تو ایک پاؤں سرحد کے باہر ہے اور ایک سرحد کے اندر۔ اور بعض بالکل سرحد کے کنارے لگے کھڑے ہیں۔

اس کے ساتھ یہ بھی سمجھ لیجیے کہ مختلف فرقوں کے بارے میں ہماری یہ رائے اپنی جگہ سمجھنے کے لیے ہے تاکہ ہم ان کی پوزیشن صحیح طور پر سمجھ کر ان کے ساتھ اپنا رویہ متعین کریں۔ یہ رائے اعلان کرتے پھرنے اور جھگڑنے کے لیے نہیں ہے۔ ہم جھگڑوں اور مناظروں اور فتوے بازیوں کے بجائے خلق اللہ کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں اور بگڑے ہوئے لوگوں کے بگاڑ کی تشخیص صرف اس لیے کرتے ہیں کہ ان کا علاج ٹھیک طریقہ سے کیا جا سکے۔ نہ اس غرض سے کہ انہیں کاٹ پھینکا جائے۔

مجدد اور مہدی کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس سے مجھے ہرگز اتفاق نہیں ہے۔ اور نہ میں آپ کو یا کسی شخص کو یہ اجازت دے سکتا ہوں کہ آپ میرے متعلق اس قسم کا کوئی خیال ظاہر کریں اور اسے لوگوں میں پھیلائیں۔ بلکہ میری آپ سے یہ التجا ہے کہ براہ کرم اس خیال کو اپنے دل سے بھی نکال دیجیے۔ اول تو حقیقت میں مجدد اور مہدی وہ ہے جو خدا کے آخری فیصلے میں مجدد یا مہدی قرار پائے، نہ کہ وہ جو خود دعویٰ کرے یا جسے لوگ ایسا سمجھیں۔ دوسرے یہ کہ اس طرح کسی خاص اصطلاح اور خاص نام سے کسی شخص کی پوزیشن مشخص کرنے کی فی الواقع کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص راہ راست پر ہے تو بس اسے راست رو سمجھیے مجیے اور اس کا ساتھ دیجیے۔ آخر ضرورت کیا پڑی ہے کہ آپ اس کے لیے القاب اور خطابات تجویز کریں، اور وہ بھی ایسے جن سے خواہ مخواہ فتنہ رونما ہو؟ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے